حیدر آباد (دکن) کے رفقاء کے بالخصوص اُن کے نام وقتاً فوقتاً آتے رہے۔
یہ خطوط جماعت کے ارتقاء، تاریخ کے مراحل، دعوت کے خدوخال اور مسائل و معاملات میں رہنمائی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ مجموعہ میں محفوظ الرحمٰن نامی؛ چوہدری نیاز علی خاں، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ میاں طفیل محمد، ابوالخیر مودودیؒ، محمد بہادر خاں اور قمرالدین خاں کے ۶۵ خطوط ہیں۔ اگر ان پر حواشی یا تعلیقات نہیں لکھے گئے مگر پھر اُن کو سمجھنے میں کوئی خاص دقت نہیں ہوتی۔ بلاشبہ یہ خطوط ایک قیمتی مجموعہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہم سب لوگ اس کی تقلید میں ہندوستان کے تحریکی قلم کاروں اور محققین سے اِس بات کے آرزومند ہیں کہ وہ فکر و دانش اور رہنمائی و حکمت کے ایسے موتیوں کو احتیاط کے ساتھ چن کر پیش کرنے کا اہتمام کریں۔ خصوصاً داعی تحریک مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی ابتدائی زندگی، کام کے اثرات اور دعوت کے مختلف پہلوؤں پر تو بہت کام کی ضرورت ہے۔

ماہنامہ الصدیق (بنگلور) مدیر اعزازی محمد علی جعفری، مدیر ڈاکٹر سید جمال احمد امین آبادی،
ناشر: الصدیق پبلیکیشنز ۱۰ جامع کامپلکس سری نرسمہا روڈ۔ بنگلور ۲ (انڈیا)
قیمت فی پرچہ -/۴ روپے۔ سالانہ -/۴۰ روپیہ (بھارت میں)

سال اوّل کا پہلا شمارہ سامنے ہے۔ "لمعات" (اداریہ) اور قرآن و سنّت کی تعلیمات کے بعد چند اچھے مضامین شامل ہیں (۱) "علامہ اقبال کی نئی نسلوں سے توقعات"۔ ۲۔ "عالم رنگ و بو" (سائنسی باتیں) ۳۔ "اسلام کا نظامِ تعلیم"، ۴۔ "ٹکنولوجی"، ۵۔ "ٹیپو سلطان کا قول فیصل"۔ لکھنے والے ذہنی لحاظ سے قابلِ اعتماد ہیں۔ پہلا شمارہ مستقبل کی ترقی کے امکانات کی اُمید دلاتا ہے، مگر اس "لیلیٰ" میں "خطرہاست بجاں" والی بات کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے۔

اسلام اور پاکستان از جناب ڈاکٹر اسرار احمد۔ ناشر: مرکزی انجمن خدام القرآن۔ ۳۶ کے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔ قیمت: -/۵ روپے

یہ ڈاکٹر صاحب کی ان چند منتخب تحریروں کا مجموعہ ہے جو موصوف نے ۱۹۶۷-۶۸ء

ہیں بیثاق میں پیش کیں۔ اس مجموعے کا خوبصورت عنوان اپنی جگہ، اس میں حقیقی زورِ قلم اس پہ صرف کیا گیا ہے کہ مولینا مودُودی نے اسلام کا کام خراب کر دیا ورنہ نہ جانے کیا ہو جاتا۔ اس مضمون کو ڈاکٹر صاحب بار بار دسورنگ سے باندھتے ہیں مگر اندر کوئی چیز ایسی ہے جو کسی طرح تسکین نہیں پاتی۔ ڈاکٹر صاحب بہ صد شوق اپنے مشغلے کو جاری رکھیں اور جتنے زیادہ سے زیادہ حضرات اس کارِ خیر سے فائدہ اُٹھانا چاہیں۔ ضرور اُٹھائیں خدا کرے کبھی کبھی ان کو دلی اطمینان حاصل ہو جائے کارے کردم!

(بقیہ سیاسی جماعتیں اور اسلام کا سیاسی نظام)

خدا ترس مسلمان حکمرانوں کو عوام کو نوکر شاہی کی چیرہ دستیوں سے بچانے کے لیے قضاء مظالم کا شعبہ کھولنا پڑا[1] (اگرچہ ظالم سیاسی حکمرانوں کا منہ پکڑنے والا کوئی نہ تھا۔ الّا یہ کہ وہ خود خوفِ خدا رکھتے ہوں) اب اگر عوام کو منظم کر کے ان کو سیاسی جماعتوں کا پلیٹ فارم مہیا کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ سیاسی حکومت کا احتساب کر سکیں اور نوکر شاہی کی استبداد سے بچ سکیں تو فرمایا جائے کہ یہ کام اسلامی ہوگا یا غیر اسلامی؟

اب تک کی ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سیاسی جماعتوں کے نظام کی بنیاد عین تین نقاط پر ہے یعنی اختلاف کی بنیاد پر جماعت سازی، عوام کی حمایت کی بنیاد پر سیاسی جماعتوں کی منافرت اور حکومت بنا کر انتقالِ اقتدار کا ذریعہ بننا اور حکمران جماعت کا احتساب۔ یہ تینوں باتیں اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔ لہٰذا اگر ہم سیاسی جماعتوں کے نظام کی تفصیلات کو اپنے معتقدات اور اپنی ضروریات کے مطابق طے کر لیں تو اس میں کوئی بات غیر اسلامی نہیں رہ جاتی۔ (باقی)

---

[1] [illegible] ۱۴۰۰ھ